سوال

(370) مختلف جماعتوں میں تعاون کے ضابطے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بلاشک وشبہ دعوت کی کامیابی اورلوگوں کے ہاں اس کے قابل ہونے کےلیے یہ از بس ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دینے والوں کا آپس میں تعاون ہو۔ سوال یہ ہے کہ اسلامی دنیامیں بھی بہت سی جماعتیں دعوت کا کام کررہی ہیں ۔ ہر جماعت کا اسلوب اور طریقہ مختلف ہے اوراس کے ساتھ ساتھ عقیدہ جیسے بہت سے اہم مسائل میں آپس میں اختلاف بھی ہے 'توآپ کے نزدیک ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے اور تعاون کرنے کےلیے کیا ضابطہ ہوسکتے ہیں ؟اس مسئلہ میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے اختلاف کی موجودگی میں ضابطہ یہ ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع کریں 'جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم ۖ فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ﴿٥٩﴾... سورة النساء

’’اے مومنو!اللہ اوراس کے رسول کی فرماں برداری کرواور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اوراگرکسی ابت میں تم میں اختلاف واقع ہو تواگر اللہ اورروز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تواس میں اللہ اوراس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے کہ اوراس کا انجام بھی اچھا ہے ۔‘‘

اورفرمایا :

وَمَا اختَلَفتُم فيهِ مِن شَىءٍ فَحُكمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللَّهُ ﴿١٠﴾... سورة الشورىٰ

’’اور تم جس بات میں اختلاف کرو تواس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔‘‘

جو شخص عقیدہ یا عمل میں یعنی علمی یا عملی امورمیں راہ راست سے بھٹک جائے 'واجب ہے کہ اس کے سامنے حق کو واضح کردیا جائے ۔ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرلے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کےلیے بہت بڑی نعمت ہوگی اوراگر وہ رجوع نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی آزمائش ہوگی ۔ ہم پر واجب یہ ہے کہ ہم اس کی غلطی کو واضح کردیں 'جس

میں وہ واقع ہوچکا ہے اور مقدور بھر اسے اس غلطی سے بچائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس بھی نہ ہو' بلاشبہ اس نے بڑی بڑی بدعات کا ارتکاب کرنے والے کئی لوگوں کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر وہ اہل سنت میں شمار ہوگئے

ہم میں سے بہت سے لوگوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ چالیس سال تک فرقہ معتزلہ سے وابستہ رہے' پھر کچھ عرصے تک قدرے ان سے ہٹے رہے 'اور بالآخر تاویل اور اعتزال کے تمام راستوں کو چھوڑ کر سب سے سیدھے راستہ یعنی اہل سنت والجماعت کے مذہب سے وابستہ ہوگئے ۔ فالحمدللہ علی ذلک۔حاصل کلام یہ ہے یہ عقیدہ سے متعلق مسائل بہت اہم ہیں ۔ اگر ان میں کوئی کمی ہو تو واجب ہے کہ نصیحت کی جائے جیسا کہ علمی امور میں نصیحت کرنا بھی واجب ہے اگرچہ اہل علم میں زیادہ تر اختلاف ہے مثلاً آگ کے فنا ہونے کا مسئلہ 'عذاب برزخ کا مسئلہ 'میزان کا مسئلہ 'یہ ، مسئلہ کہ کس چیز کا وزن ہوگا اور اس طرح کے دیگر مسائل میں کافی اختلاف ہے لیکن ان مسائل میں اختلاف کا اگر آپ عملی مسائل میں اختلاف سے مقابلہ کریں تو یہ بہت معمولی اختلاف ہوگا وللہ الحمد! بہرحال ہم پر واجب ہے کہ جو شخص بھی علمی یا عملی مسائل میں اختلاف کرے ہم ازراہ نصیحت وہمدردی حق کو اس کے سامنے بالکل واضح کردیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص294

محدث فتویٰ